سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر: 02

رسول اللہ ﷺ کی شان قرآن کی روشنی میں

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
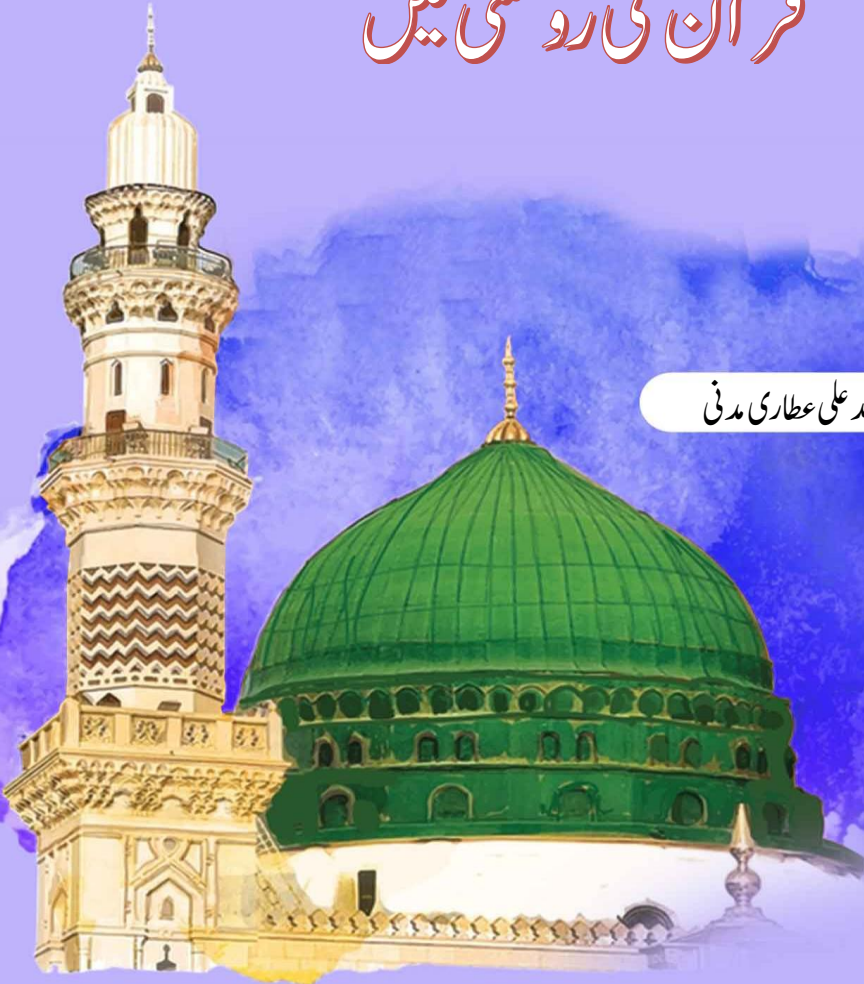
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا دوسرا عنوان

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان قرآن کی روشنی میں

مؤلف : مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 53

اشاعت اوّل: ستمبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ ﷺ کی شان قرآن کی روشنی میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

اللہ رب العزّت نے اپنے تمام انبیائے کرام، رسل عظام اور مقرب بندوں کو عظیم سے عظیم تر کمالات سے نوازا، ہر کسی کو ان کے منصب و مقام ورتبہ عظمت وشان ورفعت کے مطابق کمالات واصاف سے نوازا

لیکن جب رسولِ مکرم، شفیعِ معظم، شہنشاہِ دوعالم حضور نبی اکرم جنابِ احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی باری آتی ہے تو چونکہ آپ سید المرسلین ہیں تو سبھی انبیاء ورسل کو جو جو عطا ہوا ان سے کہیں بڑھ کر آپ ﷺ کو عطا فرمایا۔

حقیقت بین نگاہوں سے دیکھا جائے یا حق پرست دل سے تتبع کیا جائے یا عشقِ صادق کے تحت آنکھوں اور دل کو بند کرلیا جائے ہر اعتبار سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت رسولِ رحمت ﷺ کی شان و عظمت کی نعت بیان کرتی ہے۔

انہی آیات بینات سے چند کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:

رسول اللہ ﷺ کی بیعت اللہ کی بیعت ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (۱۰)

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اُسے بڑا ثواب دے گا

رسول اللہ کے حصہ کو اپنا حصہ فرمایا:

قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں

اپنی عطا کو رسول اللہ ﷺ کی عطا گردانا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے

اپنے فضل کو رسول اللہ ﷺ کا فضل قرار دیا:

سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ (59)

اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے

اپنوں اور پرائیوں کو اس حبیب کی محبوبیت مطلقہ دکھانا منظور ہوتی ہے تو ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرما دیتا ہے:

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ

ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے

ذاتِ حبیب سے آگے بڑھنے کو ذاتِ الٰہی سے آگے بڑھنے کے ساتھ ذکر فرماتا ہے گویا کہ رسول اللہ ﷺ پر سبقت کی جسارت اللہ پر سبقت کی حماقت ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۱)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے

ڈرو بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے

رسول اللہ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا

رسول اللہ ﷺ کی رضا اللہ کی رضا ہے:

وَ اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗۤ اَحَقُّ اَنۡ یُّرۡضُوۡهُ اِنۡ کَانُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (۶۲)

اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے

رسول اللہ کو اذیت دینا اللہ کو اذیت دینا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں

سود کی حرمت کے موقع پر خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی جنگ کو اپنی جنگ فرمایا:

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (279)

پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو

محترم سامعین

آج ہم نعرے لگاتے ہیں کہ

سرکار کی آمد مرحبا   دلدار کی آمد مرحبا

سوہنے کی آمد مرحبا   پیارے کی آمد مرحبا

اور دونوں جہان کا رب بھی اپنے حبیب کی آمد کیسے کیسے حسین اوصاف کے ساتھ ذکر فرماتا ہے:

کہیں تو نرم دل، امت کی خاطر مشقت اٹھانے والے، امت کی مشقتوں پر ملول ہونے والے، امت کی بھلائی کی حرص رکھنے والے کی آمد کا ذکر ہوتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان

اور کہیں آمدِ مصطفٰے پر خوش ہو کر ان پر ایمان لانے والوں کو خیر و بھلائی کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (۱۷۰)

اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے

کہیں نور کی آمد مرحبا کو آیتِ قرآنی کے حُلے میں لپیٹ کر ذکر کیا جاتا ہے:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (۱۷۴)

اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ(۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

کہیں راہِ حق سے پھر جانے والوں کو راہِ راست پر لانے والے کی آمد کا حکم سنایا جاتا ہے:

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ

اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں

کہیں رب کریم عالمِ ارواح میں انبیاء کے ساتھ ہونے والے آمدِ مصطفٰے کے جلسے اور معاہدے کی دستاویز کو بیان فرماتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا

اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَ اَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ (۸۱)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں

یہ تو تھا آمدِ مصطفیٰ کا ذکر۔۔۔۔۔ اور جب خود رب کریم اپنے بھیجے کی بات کرتا ہے تو

حبیبِ مکرم کو ہدایت مخلوق کے لئے بھیجا گیا، کتنے ہی ناہنجار سب جاننے کے باوجود بھی دامنِ رسالت میں نہ آئے، اللہ کریم نے رحمدل ہی اتنا بنایا تھا کہ ایمان نہ لانے والوں کی ہر دم فکر میں رہتے، اللہ کریم نے فرمایا:

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ وَّلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ

الْجَحِیْمِ (۱۱۹)

بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہو گا

وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا (۷۹)

اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ

وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا (۸۰) ؕ

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا (۵۴)

تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا چاہے تو تمہیں عذاب کرے اور ہم نے تم کو ان پر کڑوڑا (ذمہ دار) بنا کر نہ بھیجا

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ؕ اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا

الْبَلٰغُ ؕ

تو اگر وہ منہ پھیریں تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا

کہیں لوگوں کو مخاطب کرکے اپنے حبیب کے بھیجے جانے کا مقصد و فوائد ذکر فرماتا ہے:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ؕ(۱۵۱)

جیسے ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا

کہیں خود محبوب سے مقصد بعثت کا ذکر کرتا ہے:

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ

رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ اِلَیۡہِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

اسی طرح ہم نے تم کو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے امتیں ہو گزریں کہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں

کہیں اپنے حبیب کو خوشیاں سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجنے کا تذکرہ فرماتا ہے، یوں کہئے کہ اپنے محبوب کے اختیارات کاملہ کا ذکر فرماتا ہے کہ اے حبیب آپ ہی ہیں جو ہماری طرف لوگوں کو جنت و نجات کی بشارتیں بھی دیں گے اور منکرین کو جہنم کی وعیدیں بھی۔۔۔

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾

اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے ساتھ اترا اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿ۙ۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِاَنَّ لَہُمۡ

مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا (۴۷)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا ۱۱۲) اور چمکا دینے والا آفتاب ۱۱۳) اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ؕ وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (۲۴)

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا

ایک مقام پر فرمایا:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا (۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا (۹)

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو

کسی بھی علاقے کا کوئی افسر جب تعینات ہوتا ہے تو اسے باقاعدہ بتایا جاتا ہے کہ آپ کی حدود اتنے اتنے ایریا میں ہے لیکن جب رب کریم نے رسولِ رحیم کو بھیجا تو سب حدیں، سب بارڈر ختم کر دیے اور فرمادیا کہ اے حبیب! ہم نے آپ کو ساری کائنات کے لوگوں کی طرف بھیجا

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ(۲۸)

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (158)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمان وزمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جِلائے اور مارے (زندگی اور موت دے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اُس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ

مشقتِ رسول گوارانہیں۔۔۔ فرمایا:

مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ۙ‏﴿۲﴾

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو

کبھی رب کریم اپنے حبیب کے شہر کی قسم یاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِۙ‏﴿۱﴾

مجھے اس شہر کی قسم

مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

دانایانِ رموز مؤدت اور واقفانِ اسرار عشق و محبت اس مقام پر ایک نکتہ عجیب بیان کرتے ہیں جس سے معنی بلا تامل مطابق لفظ کے ہو سکتے ہیں

اور وہ یہ ہے کہ "چاہنے والا اپنے محبوب کی سچی قسم کھانا بھی نہیں گوارا کرتا" گویا ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اس شہر کی قسم نہیں کھاتے اس لئے کہ تو اس میں رہتا ہے اور یہ شہر تجھ سے نسبت رکھتا ہے۔

کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم یاد فرماتا ہے:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (۷۲)

اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں

کبھی اپنی قسم بھی محبوب کی نسبت سے یاد فرماتا ہے اور شانِ رسالت وعدالت کو بیان فرماتا ہے :

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۶۵)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو

اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں

کبھی اپنے حبیب کی اپنی بارگاہ میں قربت ورسائی کو یوں بیان فرماتا ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ(۸)

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ(۹)

پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم

کہیں اپنے حبیب سے راز و نیاز کی باتوں کا ذکر فرماتا ہے:

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ(۱۰)

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی

کہیں اپنے حبیب کے قلبِ اطہر کی صداقت کو بیان فرماتا ہے:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى(۱۱)

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

کہیں اپنے حبیب کے ذکرِ رفیع کی ہیشگی، دوام اور یوم فیوم بلندی و رفعت کا ذکر فرماتا ہے:

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ﴿۴﴾

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا

کبھی کائناتِ ارض و سما کی ہر کثرت عطا کر کے شانِ محبوبیت کا بیان فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ۲)

رسول اللہ ﷺ کی مبارک آوا پر آواز بلند کرنا ہمیشہ کے لئے حرام فرمادیا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِىِّ

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے

بارگاہِ رسالت میں آواز بلند کرنے کی حماقت کرنے والوں کے اعمال کو اکارت کیئے جانے کا نوٹس دے دیا گیا:

وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ(۲)

اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو

بارگاہِ محبوب میں ادب سے آوازیں پست رکھنے والوں کو تقویٰ و پرہیزگاری کا اعلیٰ سرٹیفیکیٹ دیا جاتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ(۳)

بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے

کہیں حضور کے علمِ غیب پر یوں پہرہ فرمایا:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (۲۴)

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

کہیں یوم حشر آپ کے مبارک اسٹیج کا ذکر ہوتا ہے:

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں

کہیں اس حبیب ازلی کی ہمیشہ کی حفاظت و نگہبانی کا ذکر ہوا:

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا

اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو

کہیں اعلان فرمادیا کہ اے حبیب جا تجھے سب رضائیں دیں، سارا جگ میری رضا چاہتا ہے میں تیری رضا چاہتا ہوں:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۵)

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

رسول کا لفظی معنی ہے قاصد، نمائندہ، سفیر، پیغامبر، جتنا بڑا بادشاہ، صدر یا سلطنت ہوتی ہے اس کے سفر و قاصد کا رتبہ و مقام بھی ایسے ہی بہت بڑا ہوتا ہے، اور جو ہستی دونوں جہاں کے رب اور خالق و مالک کی طرف سے ساری کائنات کی طرف پیغامبر اور رسول بنا کر بھیجی گئی اس کا کیا مقام ہو گا، رب کریم فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

"محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

حبیبِ ازلی کا چرچا ایسا فرمایا کہ ہر آنے والے نے انہیں کا قصیدہ گایا، جنابِ عیسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا:

وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (157)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا اور اُن پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اُتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہوئے

کہیں رب العزت دنیا میں اپنے حبیب کے در کو اپنا مرکزِ قبولیت و معافی ہونے کا ذکر فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں

کہیں اپنے محبوب کی سلطنت اور آرڈر کی حدود کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (۲۸)

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے

محبوب کی عادات وانداز اور اخلاق ومروت کا بھی کیا خوب بیان فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (۴)

اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے ٦)

کہیں محبوب کے لئے اپنی عطاؤں کے سمندر کے بے کنار ہونے کا بیان فرمایا:

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ (۳)

اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔

جب محبوب کی ذاتِ مبارکہ کی ساری کی ساری حقیقت ایک جملہ میں کہنا منظور ہوئی تو فرمادیا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے

اپنے حبیب کی شانِ نرم خوئی اور خلقِ حسنہ کے فوائدِ عظیمہ گنوائے، گویا کہ رب کریم فرماتا ہے کہ اے حبیب: یہ آپ کی

نرمیٔ طبع ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ ایک اخلاق باختہ، گمراہ اور منتشر قوم کو ٹھوس بنیادوں پر ایک مضبوط قوم بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کو آپس میں شیر و شکر کیا۔ ان کا منتشر شیرازہ یکجا کیا اور ان کے افکار و عقائد اور اعمال و اخلاق کی دنیا ہی بدل کر رکھ دی۔ ان میں ایک دیرپا اور دوررس انقلاب بپا کر دیا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے

رسول اللہ ﷺ کے کل کائنات اور سبھی امتوں کے مالک و والی اور گواہ ہونے کا بیان بھی کیا ہی حسین انداز میں فرمایا ہے:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا (۴۱)

تو کیسی ہو گی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں

رسول اللہ ﷺ کے دین کو رہتی دنیا تک کے لئے آخری دین قرار دیا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا

رسول اللہ ﷺ کے دین کے علاوہ کوئی دین قبول نہ کئے جانے کی پکی مہر لگا دی:

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۸۵)

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو وجہِ رحمت فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (132) ال عمران

رسول اللہ ﷺ کی شانِ ختم نبوت کو واشگاف الفاظ میں ذکر فرمایا کہ رہتی دنیا تک کوئی بھی نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کی دجالیت اور کذابیت کے لئے بین دلیل ہو گیا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (۴۰)

محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

اللہ کی نعمتیں تو بہت ہیں، ہم کسی کا بھی کماحقہ شکر ادا نہیں کر سکتے لیکن ایک نعمت، ایک عطا، ایک کرم، ایک رحمت اللہ نے ایسی عطا فرمائی کے اس کو مؤمنین کے لئے خود احسانِ عظیم فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ

الْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ(۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے

بارگاہِ رسول اللہ ﷺ کے آداب کا اتنا خیال فرمایا کہ ایسا لفظ جس میں دور دور کا بھی شانِ رسالت کے خلاف شائبہ ہو اس کا بولنا ہی منع فرما دیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (104)

رسول اللہ ﷺ کی من کی مرادیں زبان پر آنے سے پہلے ہی پوری فرمانے کا اعلان فرماتا ہے:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا

وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (144)

بارگاہِ رسالت کو اہلِ ایمان کے لئے سپریم کورٹ سے بھی بڑھ کر درجہ عطا فرمایا کہ جو بھی جھگڑا، اختلاف ہو اس در پر لاؤ:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

(59)النساء

اللہ کریم خود اپنے محبوب کا محافظ و مددگار ہے:

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

(67)المائدہ

پہلے پہل صحابہ کرام جنابِ حبیب باری کی پہریداری کیا کرتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پہریداروں کو ہٹا دیا۔

حبیب تو حبیب جب امتِ حبیب کی باری آتا ہے تو اسے بھی ایسی عظمت وکرامت اور رفعت شان عطا ہوتی ہے کہ ساری کائنات کی امتوں پر گواہ مقرر فرمادیا جاتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمھیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ

صرف یہی نہیں بلکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سبب سے آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہوں کی معافی کا پیشگی اعلان فرمادیا:

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ(۲)

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو محبتِ الٰہی کا اولین اور واحد ذریعہ فرمایا اور صرف یہی نہیں بلکہ جو اللہ سے محبت کے دعویدار تھے انہیں اطاعتِ رسول پر اللہ کے محبوب ہونے کا مژدہ سنادیا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۳۱)

اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

جہاں محبوب کی شانیں بار بار بیان کیں وہیں ان کے دشمنوں کو بھی للکارا:

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠(۳)

بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے

حبیب کو دکھ دینے والی ذلت ورسوائی میں پوری سورت نازل فرما دیتا ہے:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّؕ(۱) مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَؕ(۲) سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍۚۖ(۳) وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِۚ(۴) فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ۠(۵)

تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ۲) اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسّا

قلبِ حبیب کو صدمہ دینے والے کی عزت و مقام کے کیسے پرخچے اڑاتا ہے کہ

وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍۙ(۱۰) هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍۙ(۱۱) مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍۙ(۱۲) عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍۙ(۱۳) اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَؕ(۱۴)

اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنے

دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار دُرُشت خُو، اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے

آمدِ مصطفٰے کی برکاتِ عظیمہ کا کیا کہنا کہ اللہ کریم نے آپ ﷺ کی ذات کی موجودگی تمام لوگوں کے لئے جائے امن قرار دی، جیسے پہلی امتیں پوری کی پوری بستیاں تباہ و برباد کر دی جاتیں، غرق کر دی جاتیں، کہیں آسمانوں سے آگ برستی تو کہیں پتھر برستے لیکن آمدِ مصطفٰے سے ان عذابوں سے امن ملا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو

آپ ﷺ کے اپنی امت پر اتنے گرانقدر احسانات ہیں کہ ان کا عوض دینا ہمارے بس میں نہیں۔ہم تو صرف اتنا کر سکتے ہیں کہ

آپ ﷺ کے رفع درجات اور بلندیٔ مراتب کے لئے اللہ سے دعا گو رہا کریں، اللہ کریم نے ہمیں اس کا بھی سلیقہ سکھادیا:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

رسول اللہ ﷺ کی شان و عظمت تو قرآنِ کریم کی ہر ہر آیت سے عیاں ہے۔ البتہ ہم نے یہاں چند آیاتِ مبارکہ بیان کیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923126392663

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ انٹر نیشنل

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیجز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923126392663

تحقیق و تصنیف سیکھنے کا سچا جذبہ ہے تو آیئے ہمیں جوائن کیجیے یہ کورس 02 ستمبر کو شروع ہو چکا ہے، اب بھی داخلہ ہو سکتا ہے، سابقہ کلاسز کی ریکارڈنگ بھی مل جائے گی۔

مقالہ کیسے لکھیں؟

انتخاب عنوان سے تکمیل تک کے تمام مراحل کا تفصیلی تعارف مع پریکٹیکل

۳ ماہی التخصص فی التحقیق والتصنیف

قرآنی، حدیثی، فقہی، تاریخی، اخلاقی اور سیرت و تصوف کے سینکڑوں

- مضامین کیسے لکھیں؟
- مقالات کیسے لکھیں؟
- نئے عنوانات کیسے بنائیں؟
- مطالعہ کو تصنیف کیسے بنائیں؟
- مواد کیسے اور کہاں سے جمع کریں؟
- مضامین کی 130 اہم اصناف کا تعارف
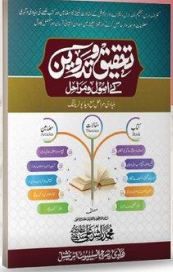
دورانیہ مکمل کورس

(تین ماہ)
2 ستمبر تا 2 دسمبر

کورس کی ٹائمنگ

رات 09:45 تا 10:45 ایک گھنٹا

ماہانہ فیس

پاکستان	500 روپے
ہندوستان	350 روپے
دیگر ممالک	10 پاؤنڈ

داخلہ کی آخری تاریخ

یکم ستمبر بروز اتوار

تخصص میں شامل تحقیقی علوم و فنون

عنوان سازی	اختصار سازی
خاکہ سازی	اشاریہ سازی
مضمون نویسی	مناہج تحقیق
مقالہ نگاری	تلخیص و تسہیل
حاشیہ نگاری	مختصر نویسی
تذکرہ نگاری	اقتباسات
تخریج و تحقیق	کتابیات

- کلاس آن لائن زوم پر ہوگی
- کلاس کی ریکارڈنگ بھی ملے گی
- سیٹیں مکمل ہونے کی صورت میں داخلے پہلے بھی کلوز ہو سکتے ہیں

استاذ التحقیق والتصنیف
علامہ راشد علی مدنی
ڈائریکٹر ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

نوٹ: شرکائے کورس کو کتاب کے اسباق کی مکمل پی ڈی ایف اور تحقیق و تصنیف کے 50 کورسز فری دیے جائیں گے۔

ONLY WHATSAPP
+92312-6392663

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل